درسِ یا خطاب کی تیاری

کیسے کریں؟

درس یا خطاب کی تیاری کیسے کریں؟

درس/خطاب کی تیاری کے لیے

اساسی ہدایات

(ا) اخلاصِ نیت پر توجہ رہے یعنی پیشِ نظر ایک دینی ذمہ داری کی ادائیگی ہو، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے۔ مقصد خود نمائی یا اپنے علم کا مخاطبین پر رعب ڈالنا نہ ہو۔

(۲) اللہ تعالیٰ سے تنہائی میں دُعا ضرور کی جائے کیونکہ تاثیر اللہ کے اختیار میں ہے نہ کہ ہمارے بیان میں۔ مخاطبین کے دل بھی اللہ کے اختیار میں ہیں۔ درس یا خطاب کے آغاز میں آیات کی تلاوت کے بعد کی جانے والے دعائیں بھی پورے شعور کے ساتھ مانگی جائیں۔

(۳) مقصود انسانی ہمدردی یعنی نوعِ انسانی کو آخرت کے خسارے اور جہنم کے دردناک عذاب سے بچانا ہو۔

(۴) مخاطبین کے ساتھ عاجزی و انکساری سے پیش آئیں اور ہمیشہ اُن کا اعزاز و اکرام کریں۔

(۵) تواضع ، انکساری اور عاجزی کو اپنی گفتگو اور رویہّ کا لازمی جز بنالیں۔اپنی تعریف یا اپنے تذکرہ سے ممکن حد تک اجتناب کریں۔ کہیں سے استفادہ کیا ہے تو اعتراف کریں۔

(٦) مداہنت سے اجتناب کریں یعنی لوگوں کی ناراضگی کے خوف سے حق نہ چھپائیں البتہ تدریج کے ساتھ حق بیان کرنے کی حکمت ملحوظ رہے۔

(۷) ذاتی کردار کی پاکیزگی کا اہتمام کریں خاص طور پر گھر اور تنہائی میں، اِسی سے بات میں اثر پیدا ہوتا ہے۔

(۸) بھرپور تیاری سے خطاب کریں تاکہ مخاطبین کے وقت کا ضیاع نہ ہو۔

(۹) تلاوت کی جانے والی آیات کی تجوید کے اعتبار سے اچھی طرح تصحیح کرلیں۔اِس بات کو یقینی بنائیں کہ لحنِ جلی کی غلطی نہ ہو۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ :6)

(حرکات کا خیال)

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (البقرہ: 97)

(مخارج میں احتیاط)

لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ (الطور: 23)

(مد کا خیال رکھا جائے)

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ (العصر: 2)

(غیر ضروری مد نہ کی جائے)

(۱۰) ہمیشہ باوضو حالت میں درس دیں یا خطاب کریں۔

(۱۱) شائستہ، باوقار اور مکمل لباس میں درس دیں یا خطاب کریں۔ عرف کا خیال رکھیں۔ کوٹ، پتلون اور ٹائی کا استعمال یا بغیر ٹوپی کے ہونا ہمارے ہاں کے عرف کے خلاف ہے۔

(١٢) مخاطبین کی نفسیاتی کیفیت، علمی سطح اور عملی حالت کا خیال رکھتے ہوئے انداز گفتگو، الفاظ کا چناؤ اور بیان میں تدریج کا اسلوب اختیار کریں۔

(۱۳) غیر معمولی طوالت سے اجتناب کریں، لوگوں کو زبردستی نہ سنائیں اور اگر چہروں پر اکتاہٹ یا بیزاری محسوس کریں تو بیان کو سمیٹنے کی کوشش کریں۔

درس/خطاب کے مواد کی خصوصیات

Fb.com/Nukta313

(ا) درس یا خطاب میں دقیق علمی نکات کے بجائے تذکیری اور عملی پہلو یعنی ایمان ویقین کی پختگی اور دینی فرائض کی ادائیگی پر توجہ زیادہ مرکوز رہے۔

(۲)صرف ایسے ضروری علمی نکات بیان کیے جائیں جن پر وثوق (command) ہواور اِس طرح کہ وہ تذکیر کے پردے میں لپٹے ہوئے ہوں یاجو حکمت کے حصول کاذریعہ بن جائیں۔

(۳) کلاس روم اور عوامی اجتماع میں فرق ملحوظ رکھتے ہوئے عوامی اجتماع میں تعلیم پر تذکیر کو غالب رہنا چاہیے۔ لہٰذا لیکچر میں تعلیم اور عوامی خطاب (خواہ اُس میں جدید تعلیم یافتہ لوگ ہی کیوں نہ بیٹھے ہوں) میں وعظ و نصیحت پیش نظر رہے۔ یہ بات مدرس کے ذہن میں رہے کہ قرآنِ مجید اصلاً آخرت میں عذابِ الیم سے نجات اور جنت کے حصول کا راستہ دکھانے (یعنی ہدایت) کے لیے نازل ہوا ہے۔

(۴) ہمیشہ ایسی بات کو بیان کے لئے منتخب کریں جس کے ضمن میں آپ ٹھوس علم رکھتے ہوں اور جس پر آپ کو مکمل انشراح ہو۔

(۵) عقائد اور اعمال کے اعتبار سے اسلاف سے چمٹے رہنا اور اپنی رائے پیش کرنے سے اجتناب کرنا انتہائی ضروری ہے ۔اسلاف پر ہر گز تنقید نہ کی جائے۔ یہ شیطانی وسوسہ پاس نہ پھٹکنے پائے کہ ہمارے اسلاف کم عقل اور دین کے حوالے سے کج فہم تھے اور ہم فہمِ دین میں آسمان سے تارے توڑ کر لے آئے ہیں۔

(۶) گفتگو میں وزن پیدا کرنے کے لئے عملی مثالیں ضرور تلاش کریں۔

(مشرکین کی نماز: سیٹیاں بجانا اور تالیاں پیٹنا، عرس کے دوران دھمال -
الانفال: 35)

(۷) گفتگو کو حالاتِ حاضرہ سے Relate کرنے کی کوشش کریں۔

(ناشکری کی سزا: لباس الجوع و الخوف ۔ النحل: 112)

(۸) فقہی مسائل سے امکانی حد تک اجتناب کریں اور اُنہیں اپنے بیان کا حصہ نہ بنائیں۔ قرآن کے دروس بالخصوص دورۂ ترجمۂ قرآن میں جہاں فقہی اُمور زیرِ بحث آئیں وہاں یہ وضاحت کی جائے کہ قرآنِ مجید احکامِ شرعی کے sources میں سے ایک ہے۔ علاوہ ازیں سنت اور اجماعِ اُمت اور پھر ضرورت پڑنے پر قیاس کی مدد سے احکام مدوّن کیے گئے ہیں۔ (اہلحدیث حضرات کے لیے محض اتنا کہنا کافی ہو گا کہ اگر حدیث کے پورے ذخیرے پر ان کی نظر ہو اور وہ استنباطِ احکام کے اصولوں سے واقف ہوں تو وہ خود قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام طے کرنے میں حق بجانب ہوں گے و گرنہ اپنے مسلک کے کسی مستند عالمِ دین سے

رہنمائی بہر حال مناسب رہے گی)۔ آیاتِ احکام کی وضاحت ضروری ہو تو اپنے سامعین کی اکثریت (حنفی/اہل حدیث) کا خیال رکھتے ہوئے متعلقہ مسلک کو اختصار کے ساتھ بیان کر دیں۔ حاضرین کو بتا دیں کہ میری حیثیت ایک طالبِ علم کی ہے اور میں ہر گز مجتہد نہیں ہوں۔ صرف قرآنِ مجید کی رہنمائی (Direction) آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ اِس سلسلے میں قرآن خود مکتفی ہے اور اِس کا پیغام بہت سادہ ہے کہ یہ زندگی کل زندگی نہیں ہے۔ اِس پیغام کو سمجھنے کے لیے کسی لمبے چوڑے غور و فکر اور علم و دانش کی ضرورت ہے نہ چٹائی توڑ تعلیم حاصل کرنے کی۔

(۹) اِس بات کا خیال رکھیں کہ جھوٹے واقعات، موضوع احادیث اور بلاسند باتیں بیان میں شامل نہ ہوں۔

درس/خطاب کے مواد کی فراہمی

(۱) دین کا جامع تصور اور انقلابی فکر پیش کرنے کے لئے ڈاکٹر صاحب کی کیسٹس، CDsاور کتابوں کو گفتگو کی بنیاد بنائیں لیکن چھوٹا منہ بڑی بات نہ ہو جیسے "دفعہ ہو جاؤ"۔الفاظ آسان استعمال کیے جائیں اور آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اور آراء کے حوالہ جات (References)دیئے جائیں۔بیان میں نیاپن پیدا کرنے کے لئے مضامین کی ترتیب، مثالیں اور الفاظ تبدیل کیے جاسکتے ہیں۔

(۲) دیگر مستند تفاسیر جیسے تفہیم القرآن، فی ظلال القرآن اور بالخصوص علماء کرام میں سے کسی کی تفسیر (مثلاً تفسیرِ عثمانی، معارف القرآن، تیسیر القرآن وغیرہ) کا مطالعہ ضرور کریں تاکہ اسلاف سے ربط رہے۔

(۳) موضوع سے متعلق دیگر کتب، مضامین، نوٹس کا مطالعہ کریں۔

(۴) انٹرنیٹ سے مدد حاصل کریں۔

(۵) بیان میں تاثیر پیدا کرنے اور اِسے قابلِ عمل ثابت کرنے کے لئے صحابہ کرامؓ اور دیگر سلف صالحین کے مستند واقعات شامل کیجئے (جیسے حضرت ابو دحداحؓ کا اللہ کی راہ میں باغ دینے کا واقعہ)۔

درس/خطاب کی ترتیب

(۱) تمام نکات اور متعلقہ مواد کو ایک بار جمع کر لیں۔

(۲) جمع شدہ نکات اور مواد کی مدد سے مختلف عنوانات قائم کریں۔ (موضوع کی اہمیت، لغوی و اصطلاحی مفہوم، قرآنِ حکیم سے رہنمائی، احادیثِ مبارکہ سے رہنمائی، حرفِ آخر)

(۳) عنوانات کو منطقی ترتیب دینے کی کوشش کریں۔

(۴) نکات کو ایک منطقی ترتیب کے ساتھ متعلقہ عنوان کے تحت بیان کا حصہ بنائیں۔

نکات کا نمبر وار صورت میں بیان زیادہ مفید رہتا ہے۔

درس/خطاب کے دوران ملحوظ رکھنے والے نکات

Fb.com/Nukta313

(۱) قرآنِ حکیم کے ظاہری آداب کو ملحوظ رکھیں یعنی اسے احترام کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے اٹھائیں یا سینہ سے لگائیں اور دورانِ درس مناسب مقام پر سامنے رکھیں۔

(۲) مخاطبین کو سمیٹ کر بٹھائیں اور اِس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر اِک تک آواز پہنچ رہی ہو۔

(۳) بیان کے لئے مناسب دورانیہ متعین کریں اور پھر اِس کی پابندی کا اہتمام کریں۔

(۴) وقت کی مناسبت سے مضمون کو adjust کریں۔ یہ پیشِ نظر رہے کہ اصل پیغام لوگوں تک پہنچ جائے۔

(۵) نکات کو ترتیب کے ساتھ مناسب وقفہ سے دہراتے رہیں۔

(۶) فتویٰ کا انداز اختیار نہ کریں۔کسی معاملہ پر انتہائی بات نہ کریں مثلاً "ہرگز قبول نہ ہو گا" کے بجائے "اندیشہ ہے کہ شاید قبول نہ ہو"۔

(۷) گفتگو میں توازن رکھیں یعنی:

- عزیمت اور رخصت دونوں پہلو بیان کریں۔
- ضرورت کے تحت لطیف مزاح ہو تاکہ اکتاہٹ پیدا نہ ہو لیکن سنجیدگی متاثر نہ ہو تاکہ گفتگو کی تاثیر برقرار رہے۔ گفتگو میں مزاح بس اتنا ہو جیسے آٹے میں نمک۔
- مبالغہ نہ ہو یعنی قرآن و حدیث کی بیان کردہ نوید یا وعید میں اضافہ نہ کیا جائے۔ حدیث بیان کرتے ہوئے یوں کہیں کہ "حدیث کا مفہوم کچھ اِس طرح سے ہے"۔
- اپنے موقف کو زبردستی قرآنِ مجید یا حدیث سے نہ جوڑیں۔

(۸) فقہی مسائل میں کسی ایک موقف کی طرف نہ جھکیں۔

(۹) کسی شخص/گروہ/مسلک کا نام لے کر تنقید سے اجتناب کریں۔

(١٠) کسی برائی کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کے بجائے ہم کا اسلوب اختیار کریں یعنی ہمارا یہ حال ہے ...ہم یوں کرتے ہیں ...

(۱۱) مضمون کی مناسبت سے آواز میں زیر و بم پیدا کریں۔ البتہ لیکچر اور عوامی خطاب میں فرق ملحوظ رکھیں۔

(۱۲) سوالیہ/چونکا دینے والا انداز اختیار کریں۔

(۱۳) فلسفیانہ اسلوب اختیار نہ کریں بلکہ عام فہم گفتگو کریں اور تکلف سے اجتناب کریں یعنی جملہ سے جملہ ملانا اور قافیہ سے قافیہ ملانا۔

(۱۴) اشعار کو صحیح ادائیگی سے پڑھیں۔

(۱۵) Eye Contact بھرپور ہو اور سب طرف دیکھیں۔

(۱۶) پورے وجود (Body Language) سے خطاب کریں۔ مضمون کے اعتبار سے ہاتھوں کو حرکت دینا اور چہرے کے تاثرات بدلنا حاضرین کو متوجہ رکھتا ہے۔

(۱۷) غیر ضروری جسمانی حرکات سے اجتناب کریں ۔ دورانِ درس بدن یا سر کھجانا یا پان، چھالیہ، چیونگم وغیرہ کا استعمال کرنا غیر شائستہ محسوس ہوتا ہے۔

(۱۸) بعض ساتھیوں کا کوئی خاص تکیہ کلام ہوتا ہے مثلاً "جو ہے" یا"یعنی کہ" یا"مطلب" یا"ٹھیک ہے" وغیرہ۔اِس تکیہ کلام کو کم سے کم کرنے کی کوشش کریں۔اپنے بیان کی ریکارڈنگ سننے سے اِس خامی کو دور کرنے میں مدد ملتی ہے۔

(۱۹) اہم احتیاطوں کو ملحوظ رکھا جائے مثلاً انبیاء کرامؑ ، صحابہ کرامؓ ، اولیاء اللہؒ اور اہم دینی ، سماجی اور سیاسی شخصیات کا ذکر احترام کے ساتھ کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کے مکمل الفاظ پڑھے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ادب کے ساتھ کیا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے واحد کا صیغہ استعمال کرنے کے بجائے جمع کا صیغہ استعمال کیا جائے۔ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے آیاتِ قرآنی کا ترجمہ کرتے ہوئے اور گفتگو کے دوران "تو" یا "تم" کے بجائے "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" اور "کہہ دو" کے بجائے "کہہ دیجیے" کے الفاظ استعمال کریں۔

(۲۰) قریب ترین مسجد کی اذان کے دوران گفتگو روک دی جائے۔

(۲۱) بعض الفاظ کی ادائیگی میں صحیح تلفظ کا اہتمام کیا جائے مثلاً اطاعت، اقامت، اجازت، منکر، عمرو، انس، احزاب، اخلاق، متفق علیہ، کہف، جہنم، نفل، ثقہ، مستحب، حتی الامکان، ادھیڑ عمر ، منتخب نصاب، مخاطب وغیرہ۔

(۲۲) اگر کوئی اصلاح کی طرف متوجہ کرے تو خندہ پیشانی سے قبول کریں۔

(۲۳) سوالات کے جوابات تحمل سے دیں، کوئی الجھانے کی کوشش کرے تو خوب صورتی سے اعراض کیجئے ۔ کسی بات کا علم نہ ہو تو گول مول جواب دینے کے بجائے صاف صاف لاعلمی کا اعتراف کر لیجیے۔

(۲۴) مخاطبین کے ساتھ ایک ذاتی رابطہ اور تعلق قائم کیجیے تاکہ اُن کی مزید پیش قدمی میں رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے۔

(۲۵) آخر میں پوری گفتگو کا خلاصہ یا حاصل ضرور بیان کریں۔

(۲۶) گفتگو کے دوران مناسب وقفوں سے عمل کی توفیق، جنت کے حصول اور جہنم سے بچنے کی دعائیں کرتے رہیں۔